بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدین کے مسائل

تحریر: ابوعدنان محمد منیر قمر

[1] جمہور علماء امت کے نزدیک نمازِ عید سنتِ مؤکدہ ہے۔ البتہ بعض نے فرض کفایہ اور بعض نے واجب بھی کہا ہے۔ (الفروع للنووی، الفقه على المذهب الاربعه، المغنى، الفتح الربانى، تمام المنّه، الروضه النديه)

[2] یومِ عید سے پہلی رات کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، البتہ بعض آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم ملتے ہیں۔ (قيام الليل مروزى)

[3] عید کے دن غسل کرنے کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی بعض آثار ہی ملتے ہیں۔ (مسند احمد، مؤطا مالك)

[4] عیدین اور جمعہ کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو لگانا چاہیئے۔ (بخارى و مسلم)

[5] عیدالفطر کیلئے کچھ کھا کر (صحیح بخاری) اور عیدالاضحیٰ سے آ کر کھانا چاہیئے۔ (ترمذى، ابن ماجه، دارمى، مسند احمد) عیدالاضحیٰ کی سنت کو نصف دن کا روزہ کہنا جہالت ہے۔

[5] عیدین کیلئے مسنون و افضل یہ ہے کہ شہر سے باہر جا کر پڑھیں۔ البتہ بعض ضعیف روایات سے مسجد میں پڑھنے کا اشارہ بھی ملتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجه، مستدرك حاكم و تلخيص الحبير ابن حجر)

[6] عورتوں اور بچوں کو بھی عیدگاہ جانا چاہیئے۔ (صحيح بخارى و مسلم)

[7] پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح عیدگاہ جانا جائز ہے۔ (صحيح بخارى و مسلم)

[8] عیدگاہ جانے اور آنے کا راستہ بدل لینا چاہیئے۔ (صحيح بخارى و مسلم)

[9] تکبیراتِ عید: (ا) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْراً)) (مصنف عبدالرزاق)

(ب) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)) (مصنف ابن ابى شيبه)

[10] عیدالفطر کے دن، گھر سے نکلنے سے لیکر خطبہ شروع ہونے تک اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر نو ذوالحج (یومِ عرفہ) کی صبح سے لیکر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک تکبیریں کہتے رہیں۔ (فتح البارى)

[11] نمازِ عیدالفطر کا وقت سورج کے دو نیزے اور عیدالاضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے سے شروع ہو جاتا ہے۔ (التلخيص والارواء وفقه السنه)

[12] نمازِ عید کی دو رکعتوں سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نماز ثابت نہیں۔ (بخارى و مسلم)

[13] نمازِ عید سے واپس لوٹ کر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (ابن ماجه، ابن خذيمه، بيهقى، مسند احمد)

[14] نمازِ عید کیلئے نہ آذان ہے، نہ اقامت۔(زاد المعاد،فقه السنه)

[15] نمازِ عید کی صرف دو رکعتیں ہیں۔(صحيح بخاری و مسلم)

[16] نمازِ عید کی دو رکعتیں عام دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں۔صرف پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور دعاءِ استفتاح کے بعد سات اور دوسری رکعت میں تکبیرِ قیام کے بعد پانچ تکبیریں اضافی کہی جاتی ہیں، جنہیں تکبیراتِ زوائد کہا جاتا ہے۔(ابو داؤد، ابن ماجه،حاكم، بيهقى، دارقطنى، مسند احمد، معانى الآثار طحاوى،مصنف ابن ابى شيبه)

[17] احناف کے یہاں تکبیراتِ زوائد صرف چھ ہیں۔تین پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔لیکن اسکی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔(عون المعبود،تحفة الاحوذى، نيل الاوطار،الفتح الربانى)

[18] یہ تکبیراتِ زوائد سنت ہیں اور اگر بھول کر چھوٹ جائیں، تو اس پر سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔(المغنى،نيل الاوطار)

[19] ان تکبیرات کے مابین کوئی ذکر و دعاء نبی ﷺ سے تو ثابت نہیں، البتہ ایک اثر میں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر دو تکبیروں کے مابین:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہیں۔(بيهقى،معجم طبرانى كبير)

[20] ان تکبیراتِ زوائد کے ساتھ ہر مرتبہ رفع یدین کرنا (دونوں ہاتوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا) چاہیئے۔(مسند احمد،طيالسى،دارمى، بيهقى وغيره) **البتہ بعض علماء نے جنازہ وعیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کی عدمِ سنّیت کے قول کو صحیح تر قرار دیا ہے۔**(تمام المنّة،الارواء)

[21] نمازِ عید کی قراءت جہری ہے۔(صحيح مسلم)

[22] نمازِ عید کے بعد امام کو خطبہ دینا چاہیئے۔(صحيح بخاری و مسلم)

[23] خطبہ کا آغاز مسنون خطبہ سے ہی کرنا چاہیئے۔(زادالمعاد) **جن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تکبیرات سے آغاز ہو وہ ضعیف ہیں۔**(ابن ماجه، بيهقى، مستدرك حاكم،المغنى، زادالمعاد، الارواء، فقه السنه)

[24] عیدین کا خطبہ ایک ہی مسنون ہے، جمعہ کی طرح دو نہیں۔(الارواء،فقه السنه)

[25] عیدگاہ میں منبر لیجانا جائز نہیں، امام ویسے ہی کھڑے ہو کر خطبہ دے(بخاری و مسلم)

[26] عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔(صحيح بخاری و مسلم) **اگر کسی کو عذر و ضرورت ہو، تو بلا سنے نکل آنا جائز ہے۔**(ابوداؤد،نسائى،ابن ماجه، ابن خذيمه،دارقطنى، بيهقى، مستدرك حاكم)

[27] عید کی نماز کے لئے بھی دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔(صحيح بخاری)

[28] عید مبارک کہنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو:

((تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ)) کہا کرتے تھے۔ (فتح البارى،تمام المنّه)

[29] نمازِ عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) ثابت نہیں۔(فتاوىٰ علّامه شمس الحق عظيم آبادى،صاحبِ عون المعبود)

[30] عید و جمعہ ایک ہی دن میں آجائیں تو جمعے کی فرضیّت ساقط ہو جاتی ہے۔(صحيح بخارى،ابوداود،ابن ماجه،نسائى،ابن خذيمه،بيهقى،مسند احمد،مستدرك حاكم)

❁❁❁